حلال کے فضائل اور حرام کی وعیدیں

14-February-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

یعنی جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ، ۲۵۵/۱، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محنت مزدوری اور ملازمت کا کام عموماً مرد حضرات ہی کرتے ہیں لیکن بعض اوقات گھر والوں کی بے جا خواہشات انسان کو آزمائش میں ڈال دیتی ہے، مثلاً ماں جب اپنے بیٹے کو، بیوی جب اپنے شوہر کو، اور بہنیں جب اپنے بھائیوں کو اس بات پر ابھارتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ کماؤ، اتنی کم تنخواہ سے کیا ہو گا؟ تو ان سب باتوں کی وجہ سے یہ حضرات ناجائز ذرائع اختیات کر لیتے ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں کو صرف اور صرف حلال طریقے سے کمانے اور کھانے کا ہی مدنی ذہن دیں اور بے جا ضد اور خواہشات کی بنا پر ان کے لئے آزمائش میں پڑنے کا سامان نہ کریں۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر حلال کھانے اور حرام سے بچنے کا حکم آیا ہے آیئے! آج کے بیان میں ہم حلال کھانے کی فضائل اور حرام کھانے کے نقصانات کے مُتَعَلِّق سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کپڑوں کی قیمت صدقہ کردی

کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حلال رزق حاصِل کرنے کی غرض سے تجارت کا پیشہ اپنایا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے، مگر اس کے باوُجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تجارت احسان، خیر خواہی اور اسلام کے پاکیزہ اُصولوں پر مُشْتَمِل تھی ۔چنانچہ حضرت سَیِّدُنا حَفْص بن عبدالرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میرے ساتھ تجارت کرتے تھے اور مجھے مالِ تجارت بھیجتے ہوئے فرمایا کرتے: اے حَفْص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اسے فروخت کرو تو عیب بیان کر دینا۔ حضرت سَیِّدُنا حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ مالِ تجارت فروخت کیا اور بیچتے ہوئے عیب بتانا بُھول گئے۔ جب حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو علم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تمام کپڑوں کی قیمت صدقہ کر دی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ ہمارے امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حلال روزی کھانے اور لُقمۂ حرام و شُبہ والی چیزوں سے بچنے میں کس قدر احتیاط فرماتے تھے، یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جانتے تھے کہ حرام و شُبہ والی چیزوں میں ذرّہ برابر بھی بَرَکت نہیں ہوتی، بَرَکت تو ساری کی ساری حلال اور پاکیزہ چیزوں میں رکھی گئی ہے، شاید اسی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فروخت شُدہ کپڑوں کی تمام رقم اپنے پاس رکھنا گوارا نہیں کی اور راہِ خدا میں صدقہ کر دی۔

بیان کردہ حکایت میں ان اسلامی بہنوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول موجود ہیں جن کی زندگی کا مقصد صرف و صرف مال جمع کرنا اور بینک بیلنس بڑھانا ہے۔ بعض اوقات ایسوں میں مال سمیٹنے کی لالچ

1... تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفۃ، ۱۳/۳۵۶

اس قدر غالب ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔ یاد رکھئے! دنیا میں جس کے پاس جتنا زیادہ مال ہوگا آخرت میں اسے اتنا ہی زیادہ حساب بھی دینا ہوگا، لہٰذا ہمیں حرام چیزوں سے بچتے ہوئے ہمیشہ حلال وپاکیزہ روزی ہی کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور اپنے گھر کے محارم کو بھی اس کی ترغیب دلانی چاہیے تاکہ ہمیں بھی حلال کھانے کی فضیلت حاصل ہو۔

حلال کھانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں: مُسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے تواُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (اِحیاء العُلُوم، ۲/۱۱۶) (اِحیاء العُلُومِ، ۲/۳۵۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِسلام میں حلال وپاکیزہ کھانے کی کتنی اَہمیّت ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ خُود اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں حلال وپاکیزہ روزی کھانے کے بارے میں واضح اَحکام اِرشاد فرمائے ہیں، چنانچہ

پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 88 میں اِرشادِ رَبَّانی ہے:

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پ۷، المائدۃ:۸۸)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کچھ تمہیں اللہ نے حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو۔

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 168 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳲ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۶۸)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حلال وطیّب رزق سے کیا مراد ہے؟

تفسیر صِراطُ الجِنان میں لکھا ہے: حلال و طیّب سے مُراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خُود بھی حلال ہے، جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔ (صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۶۸، ۱/ ۲۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حلال کھانے کی اہمیَّت

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فرمانبرداری اللہ پاک کے خزانوں میں چُھپی ہوئی ہے، دُعا اس کی چابی ہے اور حلال کھانا اس چابی کے دندانے ہیں، اگر چابی میں دَندانے نہیں ہوں گے تو دروازہ بھی نہیں کھلے گا اور جب خزانہ نہیں کھلے گا تو اس کے اندر چُھپی فرمانبرداری تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟ لہٰذا اپنے لقمے کی حفاظت کرو اور اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تاکہ جب تمہیں موت آئے تو بُرے اعمال کی سیاہی کی جگہ نیک اعمال کا نُور تمہارے سامنے ظاہر ہو اور اپنے اَعضا کو حرام کھانے کے گُناہ سے روکے رکھو تاکہ یہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے لذّت پاسکیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ ۲۹، الحاقۃ: ۲۴)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: گزرے ہوئے دنوں میں جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔

اور جو حرام کھانے سے نہ بچے تو لمبے عرصے تک بُھوکا رہنے کے بعد تُھوہر کا کڑوا اور گرم پھل کھائے گا، یہ کیسا بُرا کھانا ہوگا اور اس کا نقصان کتنا شدید ہوگا کہ یہ دل کے ٹکڑے کر دے گا اور جِگر کو چِیر

ڈالے گا، بدن کو پھاڑ دے گا اور جینا مُشکل کر دے گا۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! حرام کھانے کی بڑی نحوستیں اور حلال کھانے میں بڑی برکتیں ہیں۔ ☆جو مُسلمان رِزقِ حلال کما کر اپنے بیوی بچوں کو حَلال کھلاتا ہے وہ پُر سُکون اور خُوشحال زندگی گُزارتا ہے ☆حلال کمانے اور کھانے والے کا لوگوں کی نظروں میں ایک خاص مقام بن جاتا ہے ☆حلال کمانے اور کھانے والے کے کاروبار میں بَرَکت ہوتی ہے ☆حلال کمانے اور کھانے والے کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 4 احادیثِ مبارکہ سنئے اور اپنے محارم کو ان پر عمل کروانے کی نِیَّت بھی کیجئے:

1. ارشاد فرمایا: جس نے چالیس (40) دن تک حلال کھایا، اللہ پاک اس کے دل کو مُنَوَّر فرما دے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دنیا و آخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ (اتحاف السادۃ، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، فی فضیلۃ الحلال ...الخ، ۶/۴۵۰)
2. ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ پاک کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل وعیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے بَرَکت و پاکیزگی ہے۔ (ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقۃ، ذکر کتبۃ اللہ ...الخ، الجزء ۶، ۴/۲۱۸، حدیث: ۴۲۲۲)
3. نُور والے آقا، اپنے نور سے دنیا کو جگمگانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک نوجوان قریب سے گُزرا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ایک طاقتور اور مضبوط جسم والے نوجوان کو دیکھا تو کہا: کاش! اس کی جوانی اور طاقت اللہ پاک کی

راہ میں خرچ ہوتی۔ اِس پر اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ پاک ہی کی راہ میں ہے اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے اور اگر یہ خود کو (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے یا حرام کھانے سے) بچانے کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے البتہ اگر یہ دکھاوے اور فخر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (معجم الاوسط، ۵/۱۳۶، حدیث:۶۸۳)

4. حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے محترم نبی، اچھے نبی، سچے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ تو نعمتیں تقسیم فرمانے والے، رحمت بن کر تشریف لانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: یَا سَعْدُ! اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ یعنی اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۴، حدیث:۶۴۹۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اللہ پاک نے حلال کھانے میں کیسی کیسی برکتیں رکھی ہیں، حلال کھانے کی برکت سے بندے کا دل نُور سے معمور ہو جاتا ہے، حلال کھانے کی بَرَکت سے زبان سے حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا! اپنے بال بچوں، بُوڑھے والدین کی خاطر رِزق کی تلاش میں نکلنے والا راہِ خدا میں ہوتا ہے، ذرا غور کیجئے! حلال کھانے اور کمانے والوں کو کس قدر فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں مگر افسوس! بعض لوگ نفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر روزی کے حلال و پاکیزہ اور آسان ذرائع میسر ہونے کے باوُجود خواہ مخواہ حرام ذرائع اختیار کر کے، حرام کھا کر، یا کھلا کر اپنے لئے جہنم میں جانے کا سامان کرتے ہیں۔ حلال روزی

کمانے، کھانے، حرام اور شک و شُبہ والی چیزوں سے بچنے کے مُعاملے میں اللہ پاک کے نیک بندوں کا کِردار تعریف کے قابل ہوتا ہے کہ یہ حضرات رِزقِ حلال کی تلاش کے لئے بسا اوقات دُور دراز کا سفر بھی کرتے تھے نیز پَرائی چیز کو مالِ غنیمت سمجھ کر مالِ مُفت دلِ بے رحم کی طرح ہڑپ کرنے والے نہ تھے بلکہ بہت ہی مُحتاط طبیعت والے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز واقعہ سُن کر اس سے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

رزقِ حلال کی تلاش میں سفر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"عُیونُ الحکایات (حصہ اول)"** صفحہ نمبر 223 اور 224 پر لکھا ہے: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ رِزقِ حلال کمانے کے لئے "طَرسُوس" نامی شہر کی طرف روانہ ہوا، جب میں وہاں پہنچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: مجھے اپنے انگوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ایک باغ کی حفاظت کرنے والے کی ضرورت ہے کیا تم مزدوری پر میرے باغ کی نگرانی کرنے کے لئے تیار ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! چُنانچہ میں اس شخص کے ساتھ چلا گیا اور خُوب محنت و لگن سے اس کے باغ میں کام کرتا رہا۔ ایک دن باغ کا مالک اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں آیا اور مجھے بُلا کر کہا: ہمارے لئے بہترین قسم کے میٹھے انگور توڑ کر لاؤ۔ یہ سُن کر میں نے کافی مِقْدار میں انگور لا کر اُس کے سامنے رکھ دیئے۔ مالک نے جب انگور کا دانہ کھایا تو وہ کھٹّا نکلا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا: اے باغ کی دیکھ بھال کرنے والے! تجھ پر افسوس ہے، تُو اتنے دنوں سے اِس باغ میں کام کر رہا ہے اور ابھی تک تجھے کھٹے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہ ہو سکی حالانکہ تُو یہاں سے دن رات خوب انگور کھاتا ہو گا۔ میں نے باغ کے مالک سے کہا: اللہ پاک کی

قسم! میں نے آج تک تمھارے اِس باغ سے انگور کا ایک دانہ بھی نہیں کھایا کیونکہ میں تو صرف باغ کی دیکھ بھال کرنے کے لئے آیا ہوں، جبھی تو مجھے کھٹّے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہیں ہو سکی، یہ سُن کر باغ کا مالک اپنے دوستوں سے کہنے لگا: کیا اس سے بھی زیادہ کوئی عجیب بات ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کافی عرصہ تک اِتنی ایمانداری سے باغ میں رہے کہ وہاں سے ایک دانہ بھی نہ کھائے؟ یہ شخص تو ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی طرح پرہیزگار معلوم ہوتا ہے۔ (اس باغ والے کو معلوم نہ تھا کہ یہی حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں) حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: پھر میں اپنے کام میں لگ گیا اور باغ کا مالک وہاں سے رُخصت ہو گیا۔

(عیون الحکایات، حصہ اول، ص ۲۲۳-۲۲۴ ملخصًا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی حلال کھانے کی کوشش، ایمانداری اور پرہیزگاری مرحبا! آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه چاہتے تو اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرنے سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو آسانی سے اچھے اچھے کھانے عطا کر دیئے جاتے مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جانتے تھے کہ محنت میں عظمت ہے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی امانت داری اور پرہیزگاری کا عالَم بھی نرالا تھا، باوجود یہ کہ انگوروں کا پُورا باغ دیکھ بھال کے لحاظ سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے قبضہ و اختیار میں تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه چاہتے تو باغ میں لگے انگوروں سے بھرپُور طریقے سے فائدہ اٹھاتے مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ان لوگوں میں سے نہ تھے جنہیں حرام و حلال کی کوئی پروا نہیں ہوتی، جو امانتوں میں دھوکہ کرتے ہیں اور جن کی نظریں دوسروں کے مال و دولت پر ہی لگی رہتی ہیں بلکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه تو حلال کھانے کی اہمیّت و فضیلت سے بخوبی واقف تھے۔

حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حلال کھانے کی برکتیں پانے، حرام روزی سے بچنے کے طریقے جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمّد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریری مختصر اور جامع رسالہ "**حلال طریقے سے کمانے کے 50 مَدَنی پھول**" کا مُطالعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے، اُمّت کی خیر خواہی کے لئے لکھے گئے اس رسالے میں آپ نے حلال روزی کے فضائل، حرام روزی کی وعیدیں بیان کی گئی ہیں لہٰذا آج ہی اس اَنمول رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے زیادہ تعداد میں ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے اور تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جیسے جیسے ہم رسولوں کے افسر، نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک زمانے سے دُور ہوتی جارہی ہیں، جہالت کے اندھیرے غالب ہوتے جارہے ہیں، مال و دولت کی عارضی چمک دَمک نے لوگوں کی آنکھوں اور عقلوں کو اندھا کر دیا ہے، پہلے کے لوگ حرام و ناجائز غِذاؤں سے بہت زیادہ بچتے تھے، مگر اب بے احتیاطی اور بے باکی کا عالم یہ ہے کہ مَعَاذَ اللّٰہ لوگ جان بُوجھ کر حرام کھاتے ہیں، بعض نادان تو فخر کرتے ہوئے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ میرا یہ عالیشان مکان اور گھر میں جو خوشحالی دیکھ رہے ہو یہ سب حرام مال کی بدولت ہی تو ہے، آج کل اس مہنگائی کے دَور میں ایمانداری سے کمانے لگیں تو دو وقت کی روٹی سُکون سے کھانی مُشکل ہو جائے گی۔ اہلِ خانہ کی نئی نئی فرمائشیں اور خواہشیں معمولی آمدنی میں کہاں پُوری ہوتی ہیں، مَعَاذَ اللّٰہ۔

یاد رکھئے! یہ سب دِین سے دُوری کی نحوست ہے۔ ایسے ہی دَور کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہوگی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا؟ حرام سے یا حلال سے۔"[1] (فیضان داتا علی ہجویری، ص ۶۳)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی آخرِ زمانہ میں لوگ دِین سے بے پرواہو جائیں گے، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دلیر (بہادر) ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔"[2]

ایک اور حدیث پاک میں ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے عِلاوہ کسی دِین والے کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے غار کی طرف بھاگے۔ اُس وَقْت مَعِیْشَت (یعنی روزی روٹی وغیرہ) کا حُصول اللہ پاک کو ناراض کیے بغیر نہ ہو گا۔ جب یہ صورتِ حال ہو گی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں برباد ہو جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والِدَین کے ہاتھوں اُس کی بربادی ہو گی اور اگر والِدَین بھی نہ ہوں تو اُس کی بربادی رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔ "صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: وہ اُسے مَعِیْشَت (یعنی روزی روٹی وغیرہ) کی کمی پر شرم دِلائیں گے، اُس وَقْت وہ اپنے آپ کو بربادی کی جگہوں میں لے جائے گا۔" (الزھد الکبیر للبیہقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا... الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۹)

---

[1] ... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبالی من حیث... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

[2] ... مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۲۹

مالِ حرام کا وبال

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر کے محارم سے بے جا چیزوں کا مطالبہ نہ کریں، ضرورت سے زیادہ کپڑوں کا تقاضا نہ کریں اور کم پیسوں سے ضرورت پوری ہو رہی ہے تو بلاوجہ زیادہ پیسے طلب کرکے ان کی پریشانی میں اضافہ نہ کریں۔ تاکہ ان کا دل کبھی بھی ہم سے نہ دکھے اور وہ ان باتوں کی وجہ سے نفرت نہ کریں اور وہ حرام کی کمائی سے بچے رہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اس شخص کی بدنصیبی کا کیا عالَم ہوگا جو اپنے بال بچوں کے لئے حرام کماتا رہے اور قیامت کے دن اس کے گھر والے ہی اس کی تمام نیکیاں حاصل کرکے نجات پا جائیں اور وہ خُود کنگال رہ جائے۔ ہمارے مُعاشرے کے حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ مال کی لالچ میں مُبْتَلا ہو کر کاروبار میں نہ جانے کیسے کیسے گناہ کیے جاتے ہیں، نقلی، ملاوٹ والی اور عیب دار چیز کو اصلی، معیاری اور اعلیٰ کوالٹی کی بتا کر بیچا جا رہا ہے، خریدار اگر کسی خرابی کی نشاندہی کرے تو اُسے یقین دِلانے کے لئے جھوٹی قسمیں بھی کھائی جاتی ہیں، اسی طرح بعض لوگوں پر امیر و کبیر بننے، مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، شُہرت و منصب، جدید ترین سہولیات، جائیدادوں، مِلوں (Mills) اور فیکٹریوں کے مالکانہ حُقوق پانے کا ایسا بُھوت سوار ہے کہ وہ دوسروں کے منہ کا نوالہ چھین کر اپنا بینک بیلنس مضبوط بنانے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں، چاہے اس راہ میں کسی کا گھر اُجاڑنا پڑے، کسی کی جان لینی پڑے، کسی کا حق دبانا پڑے، مَعَاذَ اللہ وہ پروا نہیں کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے گھر کے محارم کو ان باتوں سے آگاہ کریں اور ان شیطانی کاموں سے ان کو اچھے انداز میں بچنے کا ذہن دیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس صد کروڑ افسوس! حلال و پاکیزہ روزی کمانے، کھانے اور حرام و ناجائز

چیزوں سے بچنے میں اس قدر بے احتیاطیاں کی جاتی ہیں کہ دل خون کے آنسو بھی روئے تو کم ہے۔ حرام کھانا اپنے ساتھ کیا کیا تباہ کاریاں لاتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اوراپنے محارم کو حرام سے بچانے کی نِیَّت بھی کرلیجئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضہ ٔ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! بے شک بندہ حرام کا لُقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام اور سُود سے پلا بڑھا ہو، اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔(معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/۳۴، حدیث: ۶۴۹۵)(مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے، ص۱۹)
2. ارشاد فرمایا: جب مُردے کو تَخت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے تو اُس کی رُوح پھَڑ پھَڑا کر تَخت پر بیٹھ کر آواز دیتی ہے کہ اے میرے بال بچوں! دُنیا تُمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حَلال اور غیرِ حَلال مال جَمْع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا اس کا فائدہ اُن کیلئے ہے اور اس کا نُقْصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے، اس سے عبرت حاصل کرو۔(التذکرة للقُرطبی، باب ماجاء ان ملك الموت ... الخ، ص ۶۹)(مردے کی بے بسی، ص12)
3. ارشاد فرمایا: جو شخص 10 دراہم میں ایک کپڑا خریدے اور ان دَراہِم میں حرام کا ایک دِرہم بھی شامل ہو تو اللہ پاک اس وقت تک اس کی کوئی نماز بھی قبول نہیں فرمائے گا جب تک اس کپڑے میں سے کچھ بھی اس کے استعمال میں رہے۔(کنزالعمال، کتاب البیوع، الجزء ۴، ۲/۸، حدیث: ۹۲۶۰)
(آنسوؤں کا دریا، ص281)
4. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہر دن اور رات میں بَیْتُ الْمَقْدِس کی چھت پر اعلان کرتا ہے: جس نے حرام کھایا تو اللہ پاک نہ تو اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ ہی کوئی نفل۔(اتحاف السادة

،کتاب الحلال و الحرام، الباب الاول فی فضیلۃ الحال... الخ، ۲/۶ ۴۵)(آنسوؤں کا دریا، ص 279)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! حرام روزی کی تباہ کاریوں سے مُتَعلِّق حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن علی جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ارشاد سنئے، چنانچہ

سیدنا امام ابنِ جوزی کی نصیحت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن علی جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حرام غذا ایک ایسی آگ ہے جو فکر کی چربی پگھلا دیتی ہے، ذِکْر کی مٹھاس کی لذّت ختم کر دیتی ہے، سچی نیّتوں کے لباس جلا دیتی ہے اور حرام ہی سے دل کے دیکھنے کی قُوّت کا اندھا پن پیدا ہوتا ہے، لہٰذا مالِ حلال جمع کرو اور اُسے درمیانی انداز سے خرچ کرو، خُود بھی حرام سے بچو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس سے بچاؤ، حرام خوروں کی صُحبت میں نہ بیٹھو، ان کا کھانا کھانے سے بچتے رہو، جس کا ذریعہ مَعاش حرام ہو، اس کی صحبت اِختیار نہ کرو۔ اگر تم اپنی پرہیز گاری میں سچے ہو تو نہ ہی کسی کی حرام پر رہنمائی کرو کہ اگر وہ اسے کھالے تو اس کا حساب تم سے لیا جائے اور نہ ہی حرام کے حُصول میں کسی کی مدد کرو کیونکہ مددگار بھی عمل میں شریک ہی ہوتا ہے۔ یاد رکھو! حلال کھانے ہی سے اعمال قبول ہوتے ہیں، محتاج کو چُھپانے اور تنہائی میں رو رو کر آہیں بھرنے کو اعمال کی قبولیّت اور رِزقِ حلال کمانے کے سلسلے میں نہایت اَہم مقام حاصل ہے۔

(آنسوؤں کا دریا، ص ۲۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُموماً بعض اسلامی بہنیں یہ شکوہ کرتی ہیں کہ وہ لمبے عرصے سے فُلاں پریشانی یا بیماری میں مُبتَلا ہیں، اس سے نجات کے لئے گڑگڑا کر دُعائیں کرتی ہیں، اَوراد و وظائف بھی پڑھتی ہیں، نماز روزے کی پابندی بھی کرتی ہیں، صدقہ و خیرات بھی کرتی ہیں، بُھوکوں کو کھانا بھی کھلاتی ہیں، سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں بھی شرکت کرتی ہیں، طرح طرح کی کوششیں کیں مگر پریشانیاں ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی جارہی ہیں، ایسی اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ دُعا قبول نہ ہونے پر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے اس کے اَسباب پر غور کریں، ہوسکتا ہے دُعا کی قبولیت میں رُکاوٹ خُود ان کا اپنا کردار بنا ہوا ہو، مثلاً بسا اَوقات دُعا کی قبولیت میں حرام خوری آڑے آجاتی ہے، جس کے سبب دُعائیں قبول نہیں ہوتیں، جیسا کہ

ہمارے پیارے پیارے آقا، ہمیں بخشوانے والے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ پاک نے مؤمنین کو بھی اُسی کا حکم دیا، جس کا رسولوں کو حکم دیا۔ اُس نے رسولوں سے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔ (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱)

اور (مؤمنین سے فرمایا:)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی سُتھری چیزیں کھاؤ۔ (پ۲، البقرة: ۱۷۲)

پھر (حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے) لمبا سفر کرنے والے ایک شخص کا ذکر فرمایا جس کے بال

بکھرے ہوئے اور بدن مٹی میں بھرا ہوا ہے، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بُلند کرکے یارَبّ! یارَبّ! پُکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہے تو اس کی دُعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔؟(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ...الخ، ص ۵۰۶، حدیث:۶۵(۱۰۱۵))(سود اور اس کا علاج، ص۴۶)

اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: کھانے پینے لباس وکسب (پیشے) میں حرام سے اِحتیاط کرے کہ حرام خوار و حرام کار (حرام کھانے والے اور حرام کام کرنے والے) کی دُعا اکثر رَد ہوتی ہے۔(فضائلِ دعا، ص۶۰)

آیئے! اس بارے میں ایک عبرت آموز حکایت سنتی ہیں اور عبرت کے مَدَنی پھول چنتی ہیں چنانچہ

دُعا قبول نہ ہونے کا سبب

حضرت سیِّدُنا عُبَّاد خوَّاص رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کسی مقام سے گُزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اُٹھائے رو رو کر بڑے رِقَّت والے انداز میں دعا مانگ رہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اُسے دیکھتے رہے، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار! تُو اپنے اس بندے کی دُعا کیوں نہیں قبول کر رہا؟ اللہ پاک نے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بُلند کرلے کہ آسمان کو چُھولیں، تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا ۔ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے عرض کی: میرے مولیٰ! اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: یہ حرام کھاتا اور حرام پہنتا ہے اور اس کے گھر میں حرام مال ہے۔(عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ جو حرام کھاتا، حرام پہنتا اور اپنے گھر میں حرام مال رکھتا ہے تو وہ اپنی دُعاؤں کے فائدوں سے خُود کو محروم کرتا اور عذابِ جہنم کا حق دار قرار پاتا ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں اور اللہ پاک کی ناراضی سے امن نصیب ہو تو ہمیں چاہئے کہ صرف حلال کھانا ہی اپنی عادت بنائیں اور حرام و ناجائز چیزوں سے بچتی رہیں، بالفرض اگر کم تنخواہ میں گھر نہیں چل رہا ہو تو غیر ضروری اخراجات سے جان چھڑایئے مال کی لالچ میں حرام ذرائع اختیار مت کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے ہمیشہ رزق حلال ہی کھائیں اور حرام سے بچیں، ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ گھر والوں کی سنّتوں کے مطابق مَدَنی تربیت کرنا بھی گھر کے سرپرستوں پر لازم ہے، مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہوں اور ان کا اپنا بھی مَدَنی ذہن بنا ہوا ہو، ورنہ کامیابی کی اُمید رکھنا بے فائدہ ہے، عموماً دیکھا جاتا ہے کہ بعض خواتین اپنی اولاد کے لیے بڑے دردمندانہ انداز میں دُعا کے لیے اِلتجائیں کر رہی ہوتی ہیں دُعا کریں: ”میری اولاد نمازی بن جائے“، خود چاہے نماز نہ پڑھتی ہوں دُعا کریں: میری اولاد قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، خود چاہے ماہِ رمضان میں ہی قرآنِ کریم کھول کر دیکھا ہو، دُعا کریں: میری اولاد راہِ راست پر آجائے، فلمیں ڈرامے، بُری دوستیاں چھوڑ دے، خود چاہے جوان بیٹوں، بیٹیوں کے ساتھ گناہوں بھرے چینلز دیکھنے میں کوئی شرم محسوس نہ کرتی ہوں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اولاد کے نیک ہونے کی تمنّا واقعی بہت اچھی ہے، مگر ہمیں اپنے ذاتی کردار کا جائزہ لینا ہو گا، اپنے اعمال اچھے کرنے ہونگے، عِلمِ دِین حاصل کرکے اُس پر عمل کرنا ہو گا

، حلال روزی میں حرام کے جتنے بھی ذرائع شامل ہو سکتے ہیں، ان سے اپنے آپ کو خبر دار رکھنا ہو گا، ہر ہر کام کو شریعتِ مُطہرہ کی روشنی میں کرنا ہو گا۔ اللہ کریم ہمیں ہر معاملے میں شریعت کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گھر والوں کی اصلاح اور ان کی مدنی تربیت کا طریقہ جاننے اور گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مقصد میں کامیابی پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی دورہ"** بھی ہے جس کے ذریعے اسلامی بہنوں کو گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ ہفتے کا کوئی ایک دن مقرّر کر کے جگہ بدل بدل کر "مدنی دَورہ" کے ذریعے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصِل کیجئے۔ کم از کم 7 اسلامی بہنیں (جن میں کم از کم ایک بڑی عمر والی ضَرور ہوں) اپنے ذیلی حلقے یا حلقے کے اَطراف میں (پردے کی احتیاط کے ساتھ) گھر گھر جا کر 72 منٹ "مدنی دورہ" کی ترکیب بنائیں۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بلکہ خود سَیِّدُ الانبیا، محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی کام کے بے شمار دینی ودنیوی فوائد (Benefits) ہیں ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ ✤ **مدنی دورے** کی برکت سے اسلامی بہنوں سے **ملاقات وسلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ لہذا آپ بھی مدنی کاموں

کی خوب خوب دھومیں مچایئے اور دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے آیئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ

دعوتِ اسلامی والی بن گئیں

پنجاب میں مقیم ایک اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بہت سے گناہوں میں مبتلا تھیں۔ ان کی زندگی میں مدنی انقلاب کچھ یوں برپا ہوا کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انہیں نیکی کی دعوت دی اورانفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کاذہن دیاچنانچہ وہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جاپہنچیں۔ تلاوت ونعت شریف کے بعد ہونے والا سنّتوں بھرا بیان بڑا دلنشین اور پُر تاثیر تھا۔ پھر ذکرُ اللہ کی صداؤں اور رو رو کر کی جانے والی رِقّت انگیز دُعاؤں نے انہیں بہُت متاثر کیا۔ اجتماع میں ہونے والے اللہ کے ذکر سے ان کے دل کو بہت سکون ملا۔ وہ دن اور آج کا دن! وہ دعوتِ اسلامی والی بن گئیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے انہوں نے مدنی برقع سجالیا اوراب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس پر استقامت حاصل ہے۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یابرکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں."

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعات المدینہ (للبنات)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہیں میں سے ایک شعبہ **"مجلس جامعات المدینہ للبنات"** بھی ہے۔ شرعی مسائل کی معلومات کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور جامعۃ المدینہ للبنات میں داخلہ لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس جامعۃُ المدینہ (للبنات) کے تحت مُلک و بیرونِ ملک میں جامعاتُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں طالبات دَرْسِ نِظامی (عالِمہ کورس) کی مفت تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ لہٰذا ہِمّت کیجئے آپ بھی اپنی بالغہ بہنوں، بیٹیوں کو جامعۃُ المدینہ (للبنات) میں داخل کروائیے اور اپنے لئے ثوابِ جارِیہ کا سامان کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں:

❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ سونے

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: **اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ** ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتی ہوں اور جیتی ہوں (یعنی سوتی اور جاگتی ہوں)۔ (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث:۶۳۲۵) ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسندابی یعلی، ۲۷۸/۴، حدیث:۴۸۹۷) ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالمگیری، ۳۷۶/۵) ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ۳۷۶/۵) ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔ اور ❀ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔ (اَیضاً) ❀ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ۔** اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔** کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اُٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (اَیضاً) ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ** ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث:۶۳۲۵) جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال (Ten years) کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہئے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ۶۲۹/۹) ❀ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمُختار، ۶۳۰/۹) ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجّد ادا

کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد